اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارا ہر جلسہ پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ آتا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹؍دسمبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

قریباً دس دن ہوئے پچھلے جمعہ سے دو دن پہلے بدھ کے روز مجھے انفلوئنزہ کا دوسرا حملہ ہوا۔ جمعرات کو اس کے آثار ظاہر ہو چکے تھے لیکن چونکہ اس جمعرات کے متعلق یہ اعلان کیا گیا تھا کہ جلسہ سالانہ سے پہلے عام ملاقاتیں صرف اس روز ہوں گی اور اس کے بعد نہیں ہوں گی اور اطلاعات تھیں کہ بہت سے دوست باہر سے آرہے ہیں اس لئے میں نے خیال کیا کہ جو دوست تشریف لائیں گے ان کو تکلیف نہ ہو اس لئے ملاقات کر لینی چاہیئے۔ چنانچہ سینکڑوں کی تعداد میں ملاقات کرنے والے تشریف لائے ہوئے تھے اور اڑھائی بجے تک میں اس بیماری اور کمزوری میں ملاقات کرتا رہا۔ ملاقات تو ہو گئی لیکن انفلوئنزہ کا جوش بڑھ گیا اور بیماری تیز ہو گئی اور پھر سات، آٹھ دن لیٹ کر گذارنے پڑے۔ اب فرق ہے بیماری کافی حد تک دور ہو چکی ہے تاہم اس کا کچھ اثر باقی ہے اور جلسہ سالانہ آ گیا اور جلسے کی ذمہ داریاں بڑی اہم ہوتی ہیں۔ میں تو جب ان ذمہ داریوں کے متعلق سوچتا ہوں اور اپنی کمزوریوں پر نگاہ ڈالتا ہوں تو مجھے ایک ہی چارہ نظر آتا ہے اور دراصل ہر کام میں ہمارے لئے وہی ایک چارہ ہے اور وہ دعا ہے جو ہم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کمزور اور ناتواں انسان کی کمزوریوں کو اپنی طاقت سے دور کر دے اور جو ذمہ داریاں کندھوں پر ڈالی گئی ہیں ان کو نباہنے کی توفیق عطا کرے۔ آپ دوست بھی دعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی صحت دے اور صحت سے رکھے اور ہماری جو ذمہ داریاں ہیں خصوصاً جو جلسہ سالانہ کے ایام سے تعلق رکھتی ہیں ان کو ہم خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کے منشا کے مطابق پورا کرنے کے قابل ہو جائیں اور ہماری کوششوں کو وہ قبول کرلے اور ہم سے راضی ہو جائے۔

میں نے جو پچھلا خطبہ دیا تھا غالباً دو ہفتے ہوئے اس میں میں نے جلسہ سالانہ کے متعلق ہی کچھ باتیں بتائی تھیں۔ کچھ عام اصولی باتیں تھیں اور کچھ تفصیلی اور عملی باتیں تھیں۔ آج میں پھر جلسہ سالانہ کے متعلق ہی بعض باتیں کہنا چاہتا ہوں اور بعض باتوں کے متعلق ذرا زیادہ تفصیل سے بتانا چاہتا ہوں۔

جس وقت تعلیمی ادارے قومیائے گئے تو وہ جلسہ سالانہ کے لئے میسر نہ رہے۔ قومیائے جانے کے بعد بھی غالباً ایک دو سال جلسہ کو ملتے رہے لیکن جس وقت وہ میسر نہ رہے تو قریباً اسّی ہزار مربع فٹ کا رقبہ جلسہ کے استعمال سے باہر نکل گیا اور اسّی ہزار مربع فٹ بہت بڑا رقبہ ہے۔ چنانچہ اس وقت بڑی گھبراہٹ بھی تھی اور بڑی دعا کی توفیق بھی ملی۔ میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ربوہ کو یہ توفیق دی کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کو اپنے سینے میں جگہ دی اور اپنے گھروں کو ان کے لئے کھول دیا۔ ہر امتحان بڑی عاجزانہ دعاؤں کا ایک موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ربوہ کو جزا عطا فرمائے۔ غرض اس وقت یہ خیال پیدا ہوا کہ اسّی ہزار مربع فٹ کے مقابلہ میں کوئی اور رقبہ بننا چاہیئے کیونکہ ہماری تعداد میں تو ہر سال اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے لئے کچھ مہمان خانے تیار کئے گئے جن کو مختلف اضلاع بنوا رہے ہیں۔ مالی قربانی تو پہلے ہی وہ جماعتیں دے رہی ہیں اس کے ساتھ یہ ایک زائد مالی قربانی آ گئی اس لئے یہ رقوم آہستہ آہستہ ہی وہ اضلاع دیں گے۔ فی الحال رقم کا کچھ حصہ بطور قرض ان اضلاع کو دیا گیا ہے یعنی جو مہمان خانے بن رہے تھے ان کی جتنی آمد ہوئی تھی اس پر لاکھ دو لاکھ روپیہ زائد خرچ کیا گیا اور لاکھوں روپیہ مختلف اضلاع سے اس کام کے لئے جمع بھی کیا تو اسّی ہزار مربع فٹ کے قریب جو جگہ کی کمی واقع ہوگئی تھی اس میں سے ہم اس وقت تک صرف چالیس ہزار مربع فٹ کی کمی ان مہمان خانوں کے نتیجہ میں دور کر سکے ہیں۔ وقت کے

ساتھ ضرورت بڑھ رہی ہے لیکن اگر اسی کو لیا جائے تو باقی ۴۰ ہزار مربع فٹ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بہر حال ربوہ کے مکینوں نے انتظام کرنا ہے اور ربوہ کے مکانوں نے اس کے لئے گنجائش نکالنی ہے۔

پچھلے سال مستورات بہت بڑی تعداد میں اپنے واقف کاروں اور اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں ٹھہر گئی تھیں اور اس طرح مستورات کی رہائش گاہوں میں جو بہت زیادہ کمی واقع ہو گئی تھی اس کمی کا احساس نہیں ہوا۔ وہ ٹھہر گئیں اور ٹھہرانے والوں نے ٹھہرا لیا اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی اور وہی جزا بھی دے۔ اس دفعہ مستورات کی قیامگاہیں یعنی جلسہ سالانہ کا مہمان خانہ پچاس فی صد سے زیادہ بن گیا ہے لیکن اس کے علاوہ یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ دارالضیافت کا ایک حصہ مستورات کے ٹھہرنے کے لئے علیحدہ کر دیا جائے تا کہ ہماری بہنوں اور ہماری بزرگ مستورات کو تکلیف نہ ہو۔ پہلے سارے حصے میں مرد ہی ٹھہرتے رہے ہیں لیکن اس کا ایک حصہ آسانی سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے اور اس حصے میں جو مرد ٹھہرتے تھے ان کے لئے کوئی اور انتظام کیا جائے گا۔ بہر حال اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (النسآء:۳۵) عورتوں کا خیال رکھنے کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے مردوں پر ڈالی ہے اور ہمارے بھائی بشاشت کے ساتھ اس ذمہ داری کو نباہیں گے اور احمدی مرد احمدی مستورات کے لئے بشاشت کے ساتھ جگہ خالی کر دیں گے۔ ویسے تو انتظامی لحاظ سے وہ جگہ خالی ہو ہی جائے گی یہ بشاشت ہی ہے جو ان کو ثواب کا مستحق ٹھہرا دیتی ہے۔

تعلیمی ادارے جو گورنمنٹ نے بغیر معاوضہ دیئے اپنی تحویل میں لئے تھے ان کے متعلق ابھی آخری فیصلہ حکومتی ادارۂ تعلیم کی طرف سے نہیں ہوا۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیکی کی توفیق عطا کرے اور وہ ان اداروں کو اس استعمال کے لئے دے دیں۔ پھر ہر قسم کی سہولت پیدا ہو جائے گی اور ہماری بڑھتی ہوئی ضروریات پوری ہو جائیں گی لیکن اگر ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ ملے تو ہمیں تو بہر حال خدا تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے کہ ہم اس کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہیں، اپنی کسی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت دی تھی کہ میں تجھے ایک ایسی جماعت دوں گا جو میری راہ میں ہر

قسم کی قربانیاں کرنے والی ہوگی۔ یہ الہام اور یہ بشارت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی ہم ہر آن اسے پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت آگے ہی آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔

پس جہاں تک اجتماعی رہائش گاہوں کا سوال ہے (ویسے تو ہر گھر میں مہمان ٹھہرتے ہیں) قریباً نصف مسقف حصہ جلسہ سالانہ کے مہمان خانوں کے نتیجہ میں ہمیں مل چکا ہے اور مستورات کے لئے رہائش کا مزید انتظام کیا گیا ہے اور مردوں کی جگہ کچھ کم کر دی گئی ہے۔ پھر کچھ خیموں کا انتظام کیا گیا ہے۔ سردی میں خیمے کی رہائش بہت مشکل ہوتی ہے اور بہت سی ضروریات پوری نہیں ہوتیں لیکن بہرحال آنے والے احمدی کو یہ قربانی دینی پڑے گی۔ دنیا تو دنیا کی خاطر بہت لمبا عرصہ خیموں میں رہ جاتی ہے اگر ہم پانچ دس دن خیموں میں رہ جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شروع شروع میں یہ علاقہ جس کو اب ربوہ کا شہر کہتے ہیں بنجر پڑا ہوا تھا اور اس میں کچھ بھی نہیں تھا۔ پھر یہاں آنے کے بعد جلسہ سالانہ کے لئے عجیب وغریب ہٹس (Huts) بنائی گئیں کچی دیواروں کی اور ان کے اوپر ایسا پھوس پڑا ہوا تھا کہ ہر وقت یہ خطرہ رہتا تھا کہ اگر خدانخواستہ ذراسی بے احتیاطی ہوگئی تو اس علاقے کی ساری چھتیں جل کر راکھ ہوجائیں گی لیکن اس وقت اس حالت میں بھی خدا تعالیٰ کے فرشتے ہماری حفاظت کرتے رہے اور ہم اپنے رب کریم سے یہ امید رکھتے ہیں کہ اب اس حالت میں بھی وہ ہماری حفاظت کرتے رہیں گے۔

ہمارا جلسہ جماعت کی ترقی کی ایک تاریخی علامت بھی ہے۔ آپ کو یاد نہیں ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے آخری جلسے میں کتنے آدمی شامل ہوئے تھے۔ صرف سات سو مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے آخری جلسے میں شریک ہوئے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوشی کا اظہار فرمایا تھا کہ جلسے پر بہت مہمان آگئے ہیں اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے۔ ہر حرکت شروع میں چھوٹی ہوتی ہے اور اس کا پہلے سے آگے بڑھنا بھی اسی نسبت سے ہوتا ہے مثلاً اگر پچاس کی بجائے سو آدمی آگئے تو دگنے ہوگئے لیکن زیادتی تو صرف پچاس کی ہوئی ہے۔ اسی طرح اگر سو کی بجائے ڈیڑھ سو آگئے تو ڈیڑھ گنا ہوگئے لیکن زیادتی صرف پچاس کی ہوئی پھر آہستہ آہستہ وہ بڑھتے ہیں۔ ہمارا پچھلے

سال کے جلسے کا اندازہ اس سات سو کے مقابلے میں سوا لاکھ کی حاضری کا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی جلسہ کی برکات سے حصہ لینے کے لئے ہر سال ہی زیادہ تعداد میں جلسہ میں شریک ہوتے ہیں اور ہر سال ہی ہمیں یعنی آنے والوں کو بھی اور یہاں کے مکینوں کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ حقیر سی قربانی کا موقع ملتا ہے۔ ہماری قربانیاں تو ہیں ہی حقیر۔ خدا تعالیٰ جو خالقِ کائنات ہے اور ہر چیز کا مالک ہے اس کے حضور ہم کتنا بھی کیوں نہ پیش کر دیں سب کچھ اسی کی ملکیت ہے اور جو ہم پیش کر رہے ہیں وہ بھی اسی کی ملکیت ہے۔ پس ہم نے کیا پیش کیا؟ لیکن یہ اس کی ذرہ نوازی ہے کہ وہ ان ذروں کو جو تمثیلی زبان میں اس کی جوتی کے ذرے بن جاتے ہیں آسمانوں کی رفعتیں عطا کر دیتا ہے۔ ہمارا اس پر کوئی حق تو نہیں ہے۔ مالک اور خالق پر کسی کا کیا حق! لیکن وہ رب مہربان ہم پر مہربانی کرتا ہے اور ان حقیر قربانیوں کے مقابلے میں ہمیں ابدی جنتوں کی بشارت دے دیتا ہے بشرطیکہ ہمارے دل میں کوئی کھوٹ اور کجی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو کھوٹ اور کجی سے بچائے۔

اس جلسہ پر بھی اہل ربوہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان سنبھالنے پڑیں گے۔ اس سلسلہ میں جو چیز میں نے پہلے خطبہ میں نہیں کہی تھی وہ اب میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ایک وہ آنے والے ہیں جن کی کسی خاندان سے دوستی یا رشتہ داری ہوتی ہے اور وہ ان کو لکھتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے جگہ بنائیں اور وہ کوئی غسل خانہ خالی کر کے یا کوئی کمرہ خالی کر کے یا کسی برآمدہ میں انتظام کر کے ان کے لئے جگہ بنا دیتے ہیں اور کچھ ایسے آنے والے ہیں جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آتے ہیں لیکن ان کو اپنی کوشش کے نتیجہ میں اس قسم کی چھوٹی موٹی جگہ بھی نہیں ملتی اور نہ مل سکتی ہے۔ اس کے لئے اہل ربوہ کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مکانوں کا کچھ حصہ جلسہ سالانہ کے نظام کے ماتحت کر دیں تاکہ وہ لوگ جو اپنی کوشش کے نتیجہ میں کوئی جگہ حاصل نہیں کر سکے ان کیلئے بھی جگہ کا انتظام ہو جائے۔ میں نے کئی دفعہ مثالیں دے کر بتایا ہے کہ آنے والے محلات کا مطالبہ نہیں کرتے ان کو تو اگر آپ حسبِ ضرورت ایک غسل خانہ بھی خالی کر دیتے ہیں تو وہ بڑے ممنون ہوتے ہیں۔ وہ پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس کی حمد کرتے ہیں کہ اس نے ان کے لئے یہ سامان پیدا کر دیا اور پھر اس کے بندوں

کے شکر گزار ہوتے ہیں جنہوں نے ان کی اعانت کی اور ان کے لئے سامان پیدا کیا۔ پس چھوٹا کمرہ یا بڑا کمرہ جو بھی آپ جلسہ سالانہ کے انتظام کو دے سکتے ہوں ضرور دیں تا کہ جماعت احمدیہ کا معاشرہ کہ سارے انسان ایک معاشرہ میں ایک ہی ماحول میں برابر کے انسان بن کر رہیں قائم ہو اور گو وہ قلبی طور پر تو رہتے ہیں لیکن جلسہ سالانہ کے موقع پر اس کا عملی مظاہرہ ہو جائے۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں اور سینکڑوں دفعہ پہلے کہہ چکا ہوں اور جب تک زندہ ہوں کہتا چلا جاؤں گا وہ یہ ہے کہ ہمارا بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اور اس کے پیار اور اپنے حق میں اس کی قدرتوں کے ظاہر ہونے پر ہے اور اس کے فضل اور اس کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے سوائے دعا کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ وہ عاجزانہ دعا جو انسان کے دل سے اس وقت نکلتی ہے جب وہ اپنی معرفت حاصل کرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں ایک ناکارہ انسان، ایک کمزور انسان، ایک کم طاقت انسان ہر لحاظ سے ناتواں انسان اور پھر اپنی ساری کمزوریوں کو محسوس کرتے ہوئے وہ اس کے آگے جھکتا ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور اس سے کہتا ہے کہ میں جو ہوں وہ میں جانتا ہوں مگر اے ہمارے رب جو تو ہے وہ بھی میں جانتا ہوں کہ تیرے آگے کوئی چیز انہونی نہیں ہے۔ پس تو ہمارے لئے سہولت کے اور آرام کے اور خوشی کے اور خوشحالی کے سامان پیدا کر دے۔

اتنا بڑا جلسہ ہے اور اس قسم کی غریب جماعت ہر سال اس میں سے گزرتی ہے لیکن وہ اپنی کسی خوبی یا اپنی کسی تدبیر کے نتیجہ میں اس میں سے کامیابی سے نہیں گزرتی بلکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ ہمارا ہر جلسہ ہی پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ لے کر آتا ہے اور آسمان سے خدا تعالیٰ کی رحمتیں ہر لحاظ سے پہلے سے زیادہ برس رہی ہوتی ہیں، نئی نسل خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ لے رہی ہوتی ہے، نئے احمدی ہونے والے جو پہلی دفعہ اس جلسہ میں آتے ہیں اس کی برکات میں شریک ہوتے ہیں اور وہ پرانے جو خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے حصول سے تھک نہیں جاتے خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرتے ہیں۔ ایسے بھی بدقسمت ہیں جو تھک جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے پرے ہٹ جاتے ہیں

لیکن وہ جو خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرتے کرتے تھکان اور کوفت محسوس نہیں کرتے بلکہ ان کے دل میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ ہم دعاؤں کے ذریعہ اس کی رحمتوں کو جذب کر کے پہلے سے زیادہ اس کے پیار کو حاصل کریں گے وہ پہلے سے زیادہ ہی اس کے پیار کو حاصل کرتے ہیں اور خدا کرے کہ یہ جلسہ بھی ہمارے لئے پہلے تمام جلسوں سے زیادہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا موجب ہو۔

پس بہت دعائیں کریں خصوصاً ان ایام میں بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے ساتھ یہ جلسہ لائے اور خیر و برکت کے ساتھ جلسہ رہے اور جلسہ گزرے اور ہم پر بھی اس کی رحمتیں نازل ہوں اور آنے والوں پر بھی نازل ہوں اور دنیا کے لئے بھی یہ جلسہ رحمت اور خیر اور برکت کا باعث بنے۔ (آمین)

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)

۞۞۞